ISLAMIC MEDICAL LEARNERS ASSOCIATION

ڈاکٹر کے ذاتی اخلاق

کیسے ہونے چاہیے؟

مرتب کردہ

ISLAMIC MEDICAL LEARNERS ASSOCIATION

www.imlaglobal.org

www.facebook.com/imlaglobal

imlaglobal@gmail.com

0300-2090718

Reviewed By
"ISMA" (Ikhlas Shariah Medical Advisory) A Project Of
Darulifta Al-Ikhlas, Karachi.

فہرست

نیت کی درستگی 2
خلوص اور بندگی 4
دل کی پاکیزگی اور اصلاحِ نفس 4
حدودُ اللہ کی حفاظت 5
تقویٰ کا حصول اور نیک لوگوں سے تعلق 5
خود احتسابی (Self assessment) 6
اللہ پر اعتماد 6
عاجزی اور انکساری 7
صدق 7
عدل واحسان 7
صبر اور برداشت 8
مہربانی اور نرم مزاجی 9
دوسروں کا احترام 10
جذبۂ رحمت 10
سادگی اور میانہ روی 11
صحت کا خیال رکھنا 11
حفظانِ صحت کے اصولوں کی پاسداری 12
علم کی جستجو 12
پیشہ ورانہ پختگی اور مہارت (professional excellence) 12
متعلقہ شرعی احکام کا علم 13

IMLA
Islamic Medical Learners Association

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ڈاکٹر کے ذاتی اخلاق کیسے ہونے چاہئیے؟؟

اس مضمون میں جو اخلاقیات ذکر کیے جارہے ہیں، وہ صرف ڈاکٹر حضرات کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ ہر مسلمان کیلئے عام ہیں، لیکن ایک مسلمان ڈاکٹر و معالج کو بطورِ خاص ان کا خیال اس لیے رکھنا چاہیئے، کیونکہ اس پر لوگوں کی صحت کی حفاظت کی ذمہ داری ہے، جو کہ ایک عام شخص کی ذمہ داری اور مرتبہ سے بڑھ کر ہے، لہٰذا ایک ڈاکٹر کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسلامی تعلیم و تربیت سے آراستہ ہو اور اخلاقِ نبوی ﷺ سے مزین ہو اور اس کے مرتبہ کے لحاظ سے اس کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے اندر آخرت کی فکر ہو، اور وہ رحمت کے جذبہ سے سرشار ہو، اور ساتھ ساتھ وہ اپنی ذاتی حیثیت میں ظاہری اور روحانی طور پر اپنے اخلاق، شخصیت اور گفتار کے اعتبار سے بھی عام لوگوں سے ممتاز ہو، ا ور اپنے شعبہ سے متعلق جو حقوق اور ذمہ داریاں اس پر لاگو ہوتی ہیں، ان کو بھی پورا کرنے والا ہو۔

ذیل میں معالج کے کچھ اہم ذاتی اخلاق ذکر کیے جاتے ہیں:

Islamic Medical Learners Association

نیت کی درستگی

مومن کی نیت کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اس کے ہر عمل کو عبادت بناسکتی ہے، چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ:

نية المؤمن خير من عمله- (طبرانی)[1]

ترجمہ: مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے

---

(1)...**المعجم الكبير للطبراني:**

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْعُرُوقِيُّ، ثنا حَاتِمُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ دِينَارٍ الْحَرَشِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ، ثنا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ، وَعَمَلُ الْمُنَافِقِ خَيْرٌ مِنْ نِيَّتِهِ، وَكُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى نِيَّتِهِ، فَإِذَا عَمِلَ الْمُؤْمِنُ عَمَلًا نَارَ فِي قَلْبِهِ نُورٌ»

(ج:6،ص:185،ط: مكتبة ابن تيمية، قاهرة)

چنانچہ میڈیکل کے طالب علم(Student)اور ڈاکٹر کو اس بات کا اہتمام کرنا چاہیے کہ وہ اپنے ہر عمل میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خلقِ خدا کی خدمت کی نیت رکھے، اس سے کئی فوائد ہوں گے:

(1)... ایک فائدہ تو یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سیدھے اور سچے راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں گے۔

(2)...دوسرا فائدہ یہ کہ زندگی میں سکون وآسودگی ہوگی، کیونکہ مقصد دنیاوی شہرت یا دوسرے ڈاکٹر حضرات سے مقابلہ نہیں ہوگا، بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حاصل کرنا ہوگا۔

(3)... تیسرا فائدہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اس پورے عمل کو آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنادیں گے، جیساکہ حدیث میں ارشاد فرمایا کہ:

إنما الاعمال بالنيات، وانما لكل امرئ ما نوى-(بخاری)[2]

ترجمہ:"اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کیلئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی ہو"

لہذا ڈاکٹر کو چاہیئے کہ اپنی میڈیکل پریکٹس کے لیے نکلتے وقت درجِ ذیل امور کی نیت کرلے:

(۱)اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی نیت کرے۔

(۲)علاج ومعالجہ، سرکارِ دو عالم ﷺ کی سنت ہے، لہٰذا اس سنت کی ادائیگی کی نیت کرے۔

(۳)مسلمانوں اور انسانیت کی خدمت اور غم گساری کی نیت کرے۔

(۴)معاشرے کو تکلیف اور بیماریوں سے بچانے کی نیت کرے۔

(المدخل لابن الحاج 133/4)[3]

Islamic Medical Learners Association

---

(2)...صحيح البخاري :

– حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى المِنْبَرِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ»

(ج1، ص5، رقم الحديث:1، ط: دار الكتب العلمية)

(3)...المدخل لابن الحاج:

وينبغي للطبيب إذا أراد الخروج من بيته إلى المسجد أن ينوي تلك النيات المتقدمة في حق العالم حين خروجه من بيته إلى المسجد؛ لأن العلم علمان: علم الأديان وعلم الأبدان، وكلاهما إذا تخلصت النية فيه كان من أعظم العبادات فيدخل في عمله لله تعالى لا يريد عليه عوضا من الدنيا وينوي بذلك امتثال السنة المطهرة في التطبب وما تقدم من إعانة إخوانه المسلمين وكشف الكرب عنهم ومشاركتهم في مصائبهم والنوازل التي تنزل

خلوص اور بندگی

نیت درست ہونے کے بعد سب سے اہم چیز دل کا خلوص اور اللہ تعالیٰ کی بندگی کا احساس ہے، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما خلقت الجن و الانس الا ليعبدون (سورة الذّٰريات : ۵۶)

یعنی انسان و جنات کی پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنی پوری زندگی کو بندگی کے سانچے میں ڈھال کر گزاریں اور جب کسی انسان کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے حکم کی پابندی ہو، تو پھر اس کی نظر میں دنیا کی کوئی حیثیت نہیں رہتی، اس کے بعد وہ اپنے ہر کام میں اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مدِّ نظر رکھتا ہے، اور جب ایک ڈاکٹر کے اندر یہ صفت پیدا ہو جاتی ہے، تو پھر یہ علاج و معالجہ اس کیلئے محض ایک ذریعۂ معاش نہیں، بلکہ عبادت بن جاتا ہے، جس سے اس کا مقصد محض دنیا کمانا نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہوتا ہے۔ (4)

دل کی پاکیزگی اور اصلاحِ نفس

دل کی پاکیزگی بہت اہم ہے، حدیث میں آتا ہے:

ألا وإن في الجسد مضغة إذا صلحت صلح الجسد كله ، وإذا فسدت فسد الجسد كله ، ألا وهي القلب (بخاري) (5)

Islamic Medical Learners Association

بهم.............وَيَنْوِي الشَّفَقَةَ عَلَيْهِمْ وَإِنْ أَعْطَاهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ شَيْئًا وَأَخَذَهُ فَيَأْخُذُهُ بِنِيَّةِ الِاسْتِعَانَةِ بِهِ عَلَى مَا هُوَ بِصَدَدِهِ كَمَا مَضَى فِي حَقِّ الْعَالِمِ وَالْمُتَعَلِّمِ فِي كَيْفِيَّةِ أَخْذِهِمَا الْمَعْلُومِ وَتَرْكِهِ وَانْقِطَاعِهِ وَكُلُّ ذَلِكَ مُسْتَوْفًى فِي بَابِهِ.

(ج:4،ص:133، ط:دار التراث)

(4)...المدخل لابن الحاج (4/ 134)

ثم يضيف إلى ما تقدم ذكره من النيات نية الإيمان والاحتساب ليتضاعف بسبب ذلك الثواب وذلك كله على ما مر في غيره من أنه إذا سمع الأذان ترك كل ما هو فيه واشتغل بأداء فرض ربه عز وجل.

(ج:4،ص:134، ط:دار التراث)

(5)...(صحيح بخارى، ج:1،ص:21،رقم الحديث:25، بَابُ فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ،ط: دار الكتب العلمية.

ترجمہ: آگاہ رہو! بیشک جسم میں ایک خون کا لوتھڑا ہے، اگر وہ ٹھیک ہو تو تمام بدن ٹھیک رہتا ہے اور اگر وہ خراب ہو تو تمام بدن خراب ہو جاتا ہے، آگاہ رہو! وہ (لوتھڑا) دل ہے

لہذا ایک ڈاکٹر کیلئے لازم ہے کہ وہ اپنے دل کو تکبر و غرور، حسد و کینہ اور دیگر قلبی گناہوں سے پاک رکھے، اور یہ سمجھے کہ یہ جو کچھ بھی علم و مہارت (Skills) ہیں، یہ محض اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے عطا کردہ ہیں، اس میں میرا کوئی کمال نہیں، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا نہ ہوتی، تو میں یہ مقام کبھی حاصل نہیں کر سکتا تھا۔

حدودُ اللہ کی حفاظت

مسلمان ہونے کی حیثیت سے ڈاکٹر کے لیے یہ بات بہت اہم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام کی پاسداری کرے اور ہر طرح کے منکرات سے پرہیز کرے۔

تقویٰ کا حصول اور نیک لوگوں سے تعلق

تقویٰ کا معنٰی ہے "اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہر قسم کی چھوٹی بڑی نافرمانی سے بچانا"، جس کا نتیجہ مکمل اطاعت ہے، یعنی دین کے ہر حکم کے آگے سرِ خم تسلیم کر دینا، قرآن کریم میں نہ صرف تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، بلکہ اس کے حاصل کرنے کا طریقہ بھی ارشاد فرمایا ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (سورة التوبة: 119)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور سچے لوگوں کے ساتھ رہا کرو

اس آیت میں تقویٰ کے حصول کا ایک ذریعہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ انسان نیک لوگوں کے ساتھ اپنا تعلق رکھے، ایسے لوگ جو کہ زبان کے بھی سچے ہوں اور عمل کے بھی سچے ہوں، (6) تاکہ ان کی نیکی اور تقویٰ کے اثرات انسان کے دل میں آجائیں۔

اسی طرح سورۃ الطلاق میں ہے:

---

(6)...تفسير الألوسي:

المراد بالصادقين الذين صدقوا في الدين نية وقولا وعملا، وأن يكون خاصا بمن تخلف وربط نفسه بالسواري.

(ج: 6،ص: 43،ط: دار الكتب العلمية – بيروت)

" وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا (2) وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ"

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا، اللہ اُس کے لئے مشکل سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کردے گا، اور اُسے ایسی جگہ سے رزق عطا کرے گا جہاں سے اُسے گمان بھی نہیں ہو گا۔ (سورہ الطلاق، آیت: 1و2)

اس آیت مبارکہ میں "تقویٰ" کی دو برکتیں بیان فرمائی ہیں:

(1)... اول یہ کہ تقویٰ اختیار کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ بچنے کا راستہ نکال دیتے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ گناہوں سے بچنے والے آدمی کے لئے دنیا و آخرت کی ہر مشکل و مصیبت سے نجات کا راستہ عنایت فرمادیتے ہیں۔

(2)... دوسری برکت یہ ہے کہ اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتے ہیں، جہاں کا اس کو خیال و گمان بھی نہیں ہوتا، اور ایسے راستوں سے اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات مہیا کردیتا ہے، جس کا اس کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ (7)

خوداحتسابی (Self assessment)

ایک ڈاکٹر کیلئے انتہائی ضروری ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنے کام کا، مریضوں کے ساتھ اپنے رویہ کا اور اپنے رفقاء کے ساتھ کے معاملات کا جائزہ لیتا رہے اور اپنا احتساب کرے کہ میری طرف سے اس میں کوئی کمی کوتاہی تو نہیں ہو رہی یہ اس کے لیے کامیابی کی کنجی ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(قَدْ اَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا)

ترجمہ: فلاح اُسے ملے گی جو اس نفس کو پاکیزہ بنائے۔ (سورۃ الشمس، آیت: 9)

خوداحتسابی کے بعد اپنے اندر جو اخلاقی کمی محسوس کرے، اس کو دور کرنے کی کوشش کرے، جس کیلئے سب سے آسان طریقہ باعمل علما اور نیک لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور وقت گزارنا ہے۔

اللہ پر اعتماد

ڈاکٹر کو ہمیشہ یہ بات اپنے ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ اصل شفا دینے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے، اپنی مہارت، Skills اور علاج پر اعتماد ضرور ہو، لیکن اصل بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہو، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ پاک ہر کام کے لیے راستے آسان فرمادیتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

---

(7)...(تفسیر معارف القرآن بتصرف یسیر، ج:8، ص:622)

وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرے، تو اللہ اُس (کا کام بنانے) کے لیے کافی ہے۔ (سورۃ الطلاق، آیت: 3)

عاجزی اور انکساری

یہ صفت ڈاکٹر حضرات کے لیے بہت قیمتی اور اہم ہے، جس کے اندر بھی یہ صفت پائی جائے، اسے اخلاق کے اعلیٰ مرتبہ تک پہنچا دیتی ہے، لہٰذا ایک ڈاکٹر کا دل تکبر سے پاک ہونا چاہیئے اور ظاہری انداز بھی غرور سے خالی اور انکساری والا ہونا چاہیئے، تکبُّر کا انداز نہیں ہونا چاہیئے، بالخصوص جب اللہ تعالیٰ نے اس ڈاکٹر کے ہاتھ میں شفاء رکھی ہو اور دنیاوی اعتبار سے کامیابی اور شہرت عطا فرمائی ہو، تو اس صورت میں تکبر و غرور سے اپنے آپ کو خصوصی طور پر محفوظ رکھنا چاہیے۔

مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ:

مَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ»(8)

ترجمہ: ”جو کوئی بھی اللہ کیلئے عاجزی و انکساری اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو بلندی عطا فرماتے ہیں“۔

صدق

”صدق“ سچائی کو کہتے ہیں، لیکن یہاں مراد صرف سچ بولنا نہیں ہے، بلکہ کردار اور گفتار دونوں کی سچائی مراد ہے۔ جہاں ایک ڈاکٹر کیلیے زبان کا سچا ہونا ضروری ہے، وہاں اس کیلیے کردار کا سچا ہونا بھی ضروری ہے، کیونکہ ڈاکٹر ایسے طبقہ سے تعلق رکھتا ہے، جو معاشرہ میں رہنمائی کا کردار ادا کرتا ہے، اس کی باتوں اور کردار کو معاشرہ کیلئے عموماً اور مریضوں کیلئے خصوصاً مستند سمجھا جاتا ہے، لہذا ڈاکٹر کو خود ایسا کام نہیں کرنا چاہیے، جس کے کرنے کو ڈاکٹر حضرات دوسروں کو منع کرتے ہیں۔

Islamic Medical Learners Association

عدل و احسان

کسی بھی دینی عمل یا فریضہ کو سرانجام دینے کیلیے تین درجات ہیں:

1۔ احسان　　2۔ عدل　　3۔ ظلم

---

(8)...(صحیح مسلم: ج:4، ص:2001، رقم الحدیث:2588، باب: بَاب اسْتِحْبَابِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُعِ).

احسان :کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح کام کو سرانجام دینے کا حق ہے،اسے اس سے بہتر طریقہ سے انجام دینا۔

عدل: کا مطلب یہ ہے کہ جو اس کام کا حق ہے،اس کو اس کے مطابق سرانجام دینا۔

ظلم: کا مطلب یہ ہے کہ اس عمل کی ادائیگی میں کمی کوتاہی کرنا اور جس طرح اس کے کرنے کا حق ہے،اس طرح سے ادا نہ کرنا۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللہ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلَی کُلِّ شَیْ ءٍ(9)

ترجمہ:اللہ تعالی نے ہر چیز میں احسان کو مقرر فرمایا ہے(مسلم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احسان صرف عبادات کے ساتھ خاص نہیں،بلکہ ہر جائز کام میں احسان اور عُمدگی مطلوب ہے،لہذا ایک معالج کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہر کام کو احسان کے درجہ پر لانے کی کوشش کرے،اور اُسے نہایت عُمدگی سے انجام دے اور اپنے اس فریضہ کو اس کے حق کے مطابق،بلکہ اس سے بڑھ کر ادا کرے اور عدل کا دامن تو کبھی ہاتھ سے جانے نہ دے۔

اس ضمن میں علاج معالجہ سے متعلق معیارات،جیسے: ہیلتھ کمیشن(health commission) اور JCIA کے اصولوں کی پیروی اور پابندی بھی اسی ضمن میں آجاتی ہے۔

Islamic Medical Learners Association

صبر اور برداشت

اللہ جل شانہ نے اپنے کلام میں متقین کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

وَالْکَاظِمِینَ الْغَیْظَ وَالْعَافِینَ عَنِ النَّاسِ.

ترجمہ:اور جو غصے کو پی جانے اور لوگوں کو معاف کرنے کے عادی ہیں۔

(سورہ آلعمران،آیت:134)

اس میں کوئی شک نہیں کہ میڈیکل ایسا شعبہ ہے کہ جس میں ایک ڈاکٹر کو مختلف قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے،اس کے پاس مختلف طبقات واقوام اور معاشرہ سے تعلق رکھنے والے ہر طرح کے مزاج وعادات والے لوگ آتے ہیں،بعض مرتبہ مریض اپنی تکلیف اور مرض کی شدت سے ایسی بات کردیتے ہیں،جو کہ ڈاکٹر کو ناگوار گزر سکتی ہے،اور انسان کو اگر سامنے والے کی بات ناگوار گزرتی ہے یا بُری لگتی ہے،تو اس پر غصہ آنا ایک فطری بات

---

(9)...(صحیح مسلم:ج:3،ص:1548،رقم الحدیث:1955،ط: دار إحیاء التراث العربي)

ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس بات کی وجہ سے معالج کے دل میں کسی نہ کسی درجہ میں اس مریض کی بُرائی آجائے، لٰہذا ایک ڈاکٹر کیلئے بہت ضروری ہے کہ اس کے اندر صبر، بُردباری اور برداشت کا مادّہ موجود ہو، کیونکہ اگر ڈاکٹر کے اندر یہ مادہ نہیں ہو، تو اس صورت میں اندیشہ ہے کہ اسے مریض کی بات سے اس حد تک ناگواری ہونے لگے، جس کی وجہ سے اس کے علاج میں کمی کوتاہی رہ جائے، اس صورت میں یہ خیانت کے زمرہ میں آجائے گا۔

مہربانی اور نرم مزاجی

ڈاکٹرز کے کام کی نوعیت ایسی ہے کہ ان کا اکثر وقت لوگوں کے درمیان گزرتا ہے، کبھی مریضوں کے ساتھ اور کبھی اپنے رفقاء کے ساتھ، لہذا ان کے انداز، مزاج اور گفتگو میں نرمی کی صفت کا ہونا ضروری ہے، یہ اتنی عظیم صفت ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی نبی ﷺ کی اس نرمی کی صفت کا نہ صرف قرآن کریم میں تذکرہ فرمایا ہے، بلکہ اسے اپنی رحمت قرار دیا۔

فرمانِ الٰہی ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لاَنفَضُّواْ مِنْ حَوْلِكَ

(سورہ آل عمران:159)

ترجمہ: "ان واقعات کے بعد اللہ کی رحمت ہی تھی جس کی بنا پر (اے پیغمبر) تم نے ان لوگوں سے نرمی کا برتاو کیا۔ اگر تم سخت مزاج اور سخت دل والے ہوتے تو یہ تمہارے آس پاس سے ہٹ کر تتر بتر ہو جاتے۔"

Islamic Medical Association

اسی طرح ڈاکٹر کو مریضوں کے ساتھ مہربانی اور شفقت سے پیش آنا چاہیے، حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالی مہربان ہیں اور مہربانی کو پسند کرتے ہیں اور مہربانی پر وہ عطا فرماتے ہیں جو کہ سختی برتنے پر عطا نہیں فرماتے" (مسلم)(10)

---

(10)...صحیح مسلم:

عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ» إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ.

(ج4،ص 2003،ط: دار إحياء التراث العربي)

ایک اور روایت میں ہے:

"جسے شفقت سے محروم کر دیا گیا، وہ گویا خیر سے محروم کر دیا گیا۔"(مسلم)(11)

دوسروں کا احترام

دورانِ علاج ڈاکٹر کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے، کہ اپنے مریضوں اور ان کے ساتھ آنے والے تیمار داروں (Attendants) کے ساتھ عزت واحترام کے ساتھ پیش آئے۔

جذبہ رُحمت

ایک ڈاکٹر کے اندر رحم کا جذبہ ہونا بہت ضروری ہے، اور یہ رحمت کا جذبہ نہ صرف اپنے مسلمان بھائیوں کیلیے ہو، بلکہ ہر انسان حتیٰ کہ ہر جاندار کیلیے ہو، جیسا کہ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے ایک کتے کو ہانپتے ہوئے دیکھا، جو پیاس کی وجہ سے کیچڑ کھا رہا تھا، چنانچہ وہ شخص پانی بھرنے کے لیے کنوئیں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا اور موزہ منہ میں پکڑ کر باہر نکل آیا اور اس کتے کو وہ پانی پلایا، اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ نیکی قبول کی اور اسے معاف فرما دیا، صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ان جانوروں میں بھی ہمارے لیے اجر وثواب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (تمہارے لیے) ہر ذی روح میں ثواب رکھا گیا ہے۔(12)

Islamic Medical Learners Association

---

(11)...صحیح مسلم:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ، يُحْرَمِ الْخَيْرَ»(حوالہ بالا)

(12)...صحیح مسلم:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَوَجَدَ بِئْرًا، فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنَّ لَنَا فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا؟ فَقَالَ: «فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ»

(ج:4،ص:1761،رقم الحديث: 2244 ط: دار إحياء التراث العربي)

لہذا جب کوئی ڈاکٹر جذبۂ رحمت سے سرشار ہوگا اور اس جذبے کو انسانی خدمت کیلیے استعمال کرے گا، تو اسے دنیا میں تو صلہ ملے گا ہی، بلکہ آخرت میں بھی یہ عمل اس کے نامۂ اعمال میں اجر و ثواب میں اضافہ کا باعث بنے گا۔

سادگی اور میانہ روی

ایک ڈاکٹر کی کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ وہ اپنی زندگی میں سادگی اور میانہ روی کو برقرار رکھے، کیونکہ جب اس کے دل میں دنیاوی خواہشات کم سے کم ہوں گی، تو وہ پوری توجہ اور خلوص کے ساتھ اپنی ذمہ داری ادا کرے گا۔

صحت کا خیال رکھنا

ایک ڈاکٹر کے لیے اپنی صحت کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے، کیونکہ یہ اس کی جان کا حق ہے، جیسا کہ حدیث میں آتا ہے آپ ﷺ نے ایک صحابی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

ان لنفسك عليك حقا(13)

بے شک تمہارے نفس (جان) کا تم پر حق ہے۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ ڈاکٹر حضرات اپنی ذمہ داریوں میں مصروف ہو کر اپنی ذاتی زندگی سے غافل ہو جاتے ہیں، اپنی جسمانی و روحانی اور معاشرتی ضروریات پر اتنی توجہ نہیں دے پاتے، جتنی ان کو ضرورت ہے، اس حدیث میں ان حضرات کیلیئے سبق ہے کہ اپنے ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ اپنی ذات کے حقوق بھی ادا کریں، اور اس کیلیے جو مختلف کورسز اور پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں، ان میں شرکت بھی کریں اور اپنے اوپر اتنے کام کی ہی ذمہ داری لیں، جس سے بآسانی عہدہ برآں ہو سکیں، چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ:

"خَيْرُ الْأُمُورِ أَوْسَاطُهَا"(14)

ترجمہ: "بہتر کام وہ ہیں، جو میانہ روی کے ساتھ ہوں،"

لہذا ایک ڈاکٹر کو اپنی زندگی کے ہر حصہ کو اس کی ضرورت کے مطابق وقت اور توجہ دینی چاہیئے۔

---

(13)...سنن أبي داود، ج:2، ص:521، ط: دار الرسالة العالمية.

(14)...الآداب للبيهقي (ص: 198، بَابٌ فِيمَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ ط: مؤسسة الكتب الثقافية، بيروت).

Islamic Medical Learners Association

حفظانِ صحت کے اصولوں کی پاسداری

ڈاکٹر کے لیے اپنی صحت کا خیال رکھنا اس وجہ سے بھی ضروری ہے کہ ایک ڈاکٹر کی اپنی صحت کے اثرات اس کی ذات کی حد تک محدود نہیں رہتے، بلکہ اس کے اثرات اس کے مریضوں، اس کے شعبہ اور معاشرہ تک اثرانداز ہوتے ہیں، چنانچہ ڈاکٹر ایسے مریضوں کا علاج کرتے ہوئے کہ جن کی بیماری پھیل سکتی ہے، وہ تمام احتیاطی تقاضے پورے کرے، جن کی اسے ہدایت کی گئی ہے، تاکہ کوئی متعدی مرض خود ڈاکٹر کی ذات پر بھی اثرانداز نہ ہو، اور ڈاکٹر کے ذریعہ وہ اثرات دوسرے مریضوں تک بھی نہ پہنچیں۔

علم کی جستجو

میڈیکل کا علم ایسا علم ہے، جس میں روز بروز نئی تحقیقات سامنے آتی ہیں، چنانچہ ایک ڈاکٹر کیلئے جبکہ وہ عملی میدان میں قدم رکھ چکا ہو، اور خصوصاً جب اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں سے لوگوں کو شفاء بھی عطا فرمارہا ہو، تب بھی اسے حصولِ علم سے اپنے آپ کو بے نیاز نہیں سمجھنا چاہیئے، بلکہ ہمیشہ علم کی جستجو میں رہنا چاہیئے۔

یہی ایک مسلمان کی شان ہے، چنانچہ قرآن پاک میں جناب نبی کریم ﷺ کو یہ دعا سکھلائی گئی:

{ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا }

ترجمہ: "اور یہ دعا کرتے رہا کرو: میرے پروردگار! مجھے علم میں اور ترقی عطا فرما" (سورہ طٰہ، آیت: 114)

Islamic Medical Learners Association

پیشہ ورانہ پختگی اور مہارت (professional excellence)

ایک ڈاکٹر کو اپنے علم اور فن میں پختہ ہونا چاہیئے، چنانچہ طبرانی کی روایت ہے:

إن الله عز وجل يحب إذا عمل أحدكم عملا أن يتقنه (طبراني)(15)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی عمل کرے تو پختگی کے ساتھ کرے۔

لہٰذا اسے ہمیشہ علم کی جستجو میں رہنا چاہیے، اور کبھی یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ میں اب اپنے فن کا ماہر ہو چکا ہوں، کیونکہ علم کی کوئی حد نہیں ہے۔

---

(15)...المعجم الأوسط للطبراني (ج:1، ص: 275، ط: دار الحرمين – القاهرة)

متعلقہ شرعی احکام کا علم

ایک مسلمان ڈاکٹر پر جہاں دیگر اخلاقی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، وہاں ایک اہم ذمہ داری متعلقہ شرعی احکام سے آگہی بھی ہے، بالخصوص وہ شرعی مسائل جن سے علاج ومعالجہ کے دوران واسطہ پڑتا ہے، جیسے: طہارت، وضو، نماز، روزہ، حج، حمل (Pregnancy)، ولادت (Delivery)، ماہواری(Menses) وغیرہ کے مسائل سے آگاہ رہے،اوراپنے عملے کو بھی آگہی فراہم کرے، تاکہ وہ مریضوں کیلیے ان کے فرائض کی ادائیگی میں معاون ثابت ہوں۔[16]

Islamic Medical Learners Association

---

(16)...**الدر المختار:**

واعلم أن تعلم العلم يكون فرض عين وهو بقدر ما يحتاج لدينه. وفرض كفاية، وهو ما زاد عليه لنفع غيره.

(ج:1،ص:42،ط:سعید)

حاشية ابن عابدين:

وفرض على كل مكلف ومكلفة بعد تعلمه علم الدين والهداية تعلم علم الوضوء والغسل والصلاة والصوم، وعلم الزكاة لمن له نصاب، والحج لمن وجب عليه والبيوع على التجار ليحترزوا عن الشبهات والمكروهات في سائر المعاملات. وكذا أهل الحرف، وكل من اشتغل بشيء يفرض عليه علمه وحكمه ليمتنع عن الحرام فيه اه.

(ج:1،ص:42،ط:سعید)